سپریم کورٹ رپورٹس (1996) .SUPP 8 ایس سی آر

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ایمپلائیز یونین (رجسٹرڈ) بذریعہ پریذیڈنٹ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

29 اکتوبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ 157، 173، 190، 200، 409 ۔ ایمپلائز یونین کی جانب سے ڈاکٹر کے خلاف دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم کیلئے درج کی گئی شکایت ۔ پولیس کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ شکایت کنندہ دفعہ 190 آر/ ڈبلیو دفعہ 200 کے تحت طے شدہ طریقہ کار کو اپنا سکتی تھی۔ ایسا کیے بغیر اس نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور سی بی آئی سے تحقیقات کرانے کی ہدایت مانگی۔ شکایت کنندہ کو ہائی کورٹ یعنی آئین ہند کی دفعہ 226 سے رجوع ہونے کا حق نہیں ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 20458 برائے 1996۔

1996 کے ڈبلیو پی نمبر 1946 میں دہلی ہائی کورٹ کے 14.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے ایس۔ وی۔ دیش پانڈے اور پرامت سکسینہ۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

یہ خصوصی اجازت عرضی دہلی ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جس میں 14 مئی 1996 کو سی ڈبلیو پی نمبر 1946/96 میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ کیکر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم کے لئے ادارے کی کارروائی کی ہدایت دی گئی تھی۔ ڈویژن بنچ نے مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے پولیس کو مینڈمس جاری کرنے سے انکار کر دیا۔

درخواست گزار کے وکیل جناب دیش پانڈے نے دلیل دی کہ درخواست گزار نے ڈائریکٹر کے ساتھ ساتھ متعلقہ وزیر اور وزیر اعظم کے سامنے تمام ضروری معلومات رکھی تھیں اور ڈاکٹر کے ذریعہ کئے گئے تمام جرائم کو ان کے علم میں لایا تھا لیکن اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ نتیجتاً درخواست گزار آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ جانے پر مجبور ہو گیا تا کہ قانون کے تحت مطلوبہ اقدامات اٹھائے جاسکیں۔ لہٰذا ہائی کورٹ کا رٹ پٹیشن پر غور کرنے سے انکار کرنا اور اس سلسلے میں ہدایات دینا درست نہیں تھا۔ ہمیں لگتا ہے کہ درخواست گزار کے ذریعہ لیا گیا موقف قانون میں درست نہیں ہے۔

تحت ضابطہ فوجداری، 1973 (مختصر طور پر، 'کوڈ') کوڈ کے تحت بیان کردہ قابل شناخت جرائم کی تحقیقات کا طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔ قابل تعزیر جرم کے سلسلے میں، کوڈ کے بارہویں باب میں طریقہ کار بیان کیا گیا ہے : پولیس کو معلومات اور قابل شناخت جرم کی تفتیش کرنے کے ان کے اختیارات۔ دفعہ 154 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ" قابل قبول جرم کے ارتکاب سے متعلق ہر معلومات، اگر کسی پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو زبانی طور پر دی جاتی ہے، تو اسے اس کے ذریعہ یا اس کی ہدایت کے تحت لکھنے تک محدود کر دیا جائے گا، اور مخبر کو پڑھا جائے گا : اور ایسی ہر معلومات، چاہے وہ تحریری طور پر دی گئی ہو یا مذکورہ بالا کے مطابق لکھنے تک محدود کر دی جائے گی، اسے دینے والے شخص کے دستخط ہوں گے، اور اس کا مواد ایک کتاب میں درج کیا جائے گا جسے ایسے افسر کے ذریعہ اس شکل میں رکھا جائے گا جو ریاستی حکومت اس سلسلے میں تجویز کرے۔ اس طرح کی جانکاری ملنے اور لکھنے تک محدود کرنے پر تھانے کے انچارج افسر کو دفعہ 156 کے تحت قابل شناخت معاملوں کی جانچ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 157 کے تحت تحقیقات

کا طریقہ کار دیا گیا ہے جس کی تفصیلات مواد پر مبنی نہیں ہیں۔ بارہویں باب میں بیان کردہ طریقے سے تفتیش کرنے کے بعد چارج شیٹ عدالت میں پیش کی جائے گی جس کا دائرہ اختیار جرم کا نوٹس لینے کا ہوگا۔ دفعہ 173 میں کہا گیا ہے کہ :(1) اس باب کے تحت ہر تفتیش غیر ضروری تاخیر کے بغیر مکمل کی جائے گی۔(2) جیسے ہی یہ کام مکمل ہو جائے گا، پولیس اسٹیشن کا انچارج افسر ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ فارم میں پولیس رپورٹ پر جرم کا نوٹس لینے کا اختیار رکھنے والے مجسٹریٹ کو بھیجے گا جس میں اس کی تفصیلات دی جائیں گی۔ رپورٹ موصول ہونے پر عدالت کو دفعہ 190 کے تحت جرم کا نوٹس لینے کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ 173(8) کے تحت تفتیشی افسر کو جرم کی مزید تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

جب اطلاع پولیس کے پاس رکھی جاتی ہے لیکن اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے تو شکایت کنندہ کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 200 کے ساتھ دفعہ 190 کے تحت یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ مجسٹریٹ کے سامنے شکایت پیش کرے جس کے پاس جرم کا نوٹس لینے کا اختیار ہے اور مجسٹریٹ کو شکایت کی جانچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ باب 15 میں فراہم کیا گیا ہے۔

ضابطہ۔ اگر مجسٹریٹ ثبوت ریکارڈ کرنے کے بعد پہلی نظر میں کیس تلاش کرتا ہے تو ملزم کو کارروائی جاری کرنے کے بجائے، وہ متعلقہ پولیس کو کوڈ کے باب XII کے تحت جرم کی تحقیقات کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر اسے پتہ چلتا ہے کہ شکایت میں مزید کارروائی کرنے کے لئے کسی جرم کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے تو، وہ کوڈ کی دفعہ 203 کے تحت شکایت کو خارج کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا ہے کہ درج کی گئی شکایت/ ثبوت پہلی نظر میں جرم کا انکشاف کرتا ہے تو، وہ جرم کا نوٹس لینے کا اختیار رکھتا ہے اور ملزم کو کارروائی جاری کرے گا۔

اس معاملے میں، درخواست گزار نے کوڈ کے تحت فراہم کردہ طریقہ کار میں سے کسی کو بھی نہیں اپنایا تھا۔ نتیجتاً مذکورہ طریقہ کار کا فائدہ اٹھائے بغیر درخواست گزار کو رٹ پٹیشن دائر کر کے ہائی کورٹ سے رجوع ہونے اور سی بی آئی کے ذریعہ جانچ کرنے کی ہدایت دینے کا حق نہیں ہے جس کے لئے تمام یا ہر جرم کی جانچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ نے مختلف وجوہات کی بناء پر راحت دینے سے انکار کر دیا۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔ تاہم، یہ درخواست گزار کو مندرجہ بالا طریقہ کار میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے نہیں روکتا ہے، اگر ایسا مشورہ دیا جاتا ہے اور مناسب سمجھا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document